قرآن کا پیغام

عجز و انکساری اور صلح جوئی

انسانی اخلاق جن خوبیوں پر مشتمل ہے ان میں عجز و انکساری حلم و بردباری اور صلح جوئی کو بڑی اہمیت حاصل ہے ان خوبیوں کی بدولت انسان نہ صرف اپنوں بلکہ غیروں کی نظر میں بھی عزت کا مقام حاصل کر لیتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ انسان خاک کا پتلا ہے ایک مختصر اور عارضی وقت کے لیے آیا ہے اور اس دنیا میں جو بھی شہرت و نیک نامی، علم و فضل، مال و متاع، آل اولاد یا عدل و حکمرانی اس کو حاصل ہوتی ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی دین ہے اور قرآن کے الفاظ میں متاع قلیل بھی ہے اور ذریعہ آزمائش بھی اس صورتِ حال کے پیشِ نظر انسان میں غرور و تکبر کا پیدا ہونا ایک بے معنی اور بے سود بات ہے۔ کلام اللہ شریف کی متعدد آیات میں غرور و تکبر کی مذمت آئی ہے۔ سورت بنی اسرائیل کی آیت ۳۷ میں ارشاد ہوا کہ:

وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۚ إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا

یعنی زمین پر اکڑ کر مت چل تو نہ زمین کو پھاڑ سکتا ہے نہ پہاڑوں کی بلندی کو پہنچ سکتا ہے۔

سورت لقمان کی آیت ۱۸ میں فرمایا:

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ یعنی (از راہِ غرور) لوگوں سے گال نہ پھلانا اور زمین میں اکڑ کر نہ چلنا کہ خدا کسی اترانے والے خود پسند کو پسند نہیں کرتا۔

نہ صرف یہ بلکہ مزید فرمایا کہ:

يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ٥

یعنی خدا ہر متکبر سرکش کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔ (سورت المومن آیت ۳۵)

اور فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ٥ (سورت النحل آیت ۲۹)

یعنی تکبر کرنے والوں کا بُرا ٹھکانہ ہے

انسان کے لیے بہتر یہی ہے کہ وہ ہر چیز کو اللہ تعالیٰ کی امانت جانتے ہوئے اپنی حقیقت اور ابتداء وانتہا کو سمجھے اور اپنی خوبیوں کے ساتھ ساتھ اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں پر نظر رکھے اور دوسروں کو اپنے سے بہتر خیال کرتے ہوئے ان کی عزت وتوقیر کرے۔ دراصل اسی طرزِ عمل سے انسان کو دنیا میں ہر دلعزیزی اور نیک نامی حاصل ہوتی ہے۔

معلم حقیقی یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ نے خود کلام اللہ شریف میں عجز وانکساری کی تعلیم ان الفاظ میں دی ہے۔

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ٥

یعنی، اور بندے رحمٰن کے وہ ہیں جو چلتے ہیں زمین پر دبے پاؤں اور جب بات کرنے لگیں ان سے بے سمجھ لوگ تو کہیں صاحب سلام۔ (سورۃ الفرقان آیت ۶۳)

حقیقت یہ ہے کہ علم وانکساری، عفو ودرگذر اور صلح جوئی کی اس سے بہتر مثال ممکن نہیں۔ جھک کر چلنا اور لوگوں کی غلط باتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے ان سے کنارہ کشی اختیار کرلینا اور ان سے انتقام نہ لینا خلقِ انسانی کا کمال۔ سورۃ الشوریٰ کی آیت ۴۳ میں اس طرزِ عمل کو ان الفاظ میں سراہا گیا ہے۔

وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ٥

یعنی جو صبر کرے اور قصور معاف کردے تو یہ ہمت کے کام ہیں۔

اور ایسے ہی لوگوں کے لیے مزید فرمایا کہ:

اَلَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ٥

یعنی، جنھوں نے صبر کیا اور نیک عمل کیے یہی لوگ ہیں جن کے لیے بخشش اور اجر عظیم ہے۔ سورۃ ہود آیت ۱۱

بقیہ: صفحہ ۲۸ پر دیکھیں